REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم ریاک شنبہ

۸ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ ‖ ۷ وفا ۱۳۳۶ ہش ‖ ۷ جولائی ۱۹۵۷ء ‖ نمبر ۱۶۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل پچھلے پہر حرارت کچھ زیادہ ہوگئی تھی۔ اب درد نقرس اور حرارت میں کچھ افاقہ ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ مکمل شدید کالی کھانسی کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ آپ کی عام صحت بھی عرصہ سے کمزور چلی آرہی تھی۔ کھانسی کی وجہ سے طبیعت اور زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ احباب جماعت خاص درد و الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

حکومتِ وقت کی اطاعت اور رائج الوقت قانون کی پابندی

کے متعلق

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض اہم تصریحات

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۷ء کے الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک سوال کا جواب شائع ہوا ہے۔ جس میں حضور نے اس امر کو وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا جو سلسلہ قائم ہے۔ وہ خالصۃً روحانی ہے۔ اور اس کا بادشاہت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ان سابقہ خلافتوں کی جن میں روحانی خلافت اور بادشاہت دونوں مجتمع تھیں۔ ہر ایک مثال جماعت احمدیہ کی روحانی خلافت پر چسپاں نہیں ہوسکتی۔ جواب میں حضور نے مزید واضح فرمایا کہ شریعت کی مقرر کردہ سزا دینے کا حق صرف بادشاہ اور اس کے مقرر کردہ حاکم ہی کو ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ جو شخص چاہے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر خود ہی سزا دے دے۔ اس طرح تو امن قائم نہیں رہ سکتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذکورہ بالا جواب میں خالص روحانی خلافت اور حکومت وقت کے قوانین کی پابندی سے متعلق جماعت احمدیہ کے عقیدے اور مسلک پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے

اسی ضمن میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض پرانی تحریرات اور تقریروں کے اقتباسات ارسال کئے ہیں جو ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ ان سے بھی یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ ابتدا ہی سے خالص روحانی خلافت پر ایمان رکھتے ہوئے حکومت وقت کی اطاعت اور مروجہ قانون کی پابندی کے اصول پر پوری سختی سے کاربند ہے۔ اور ہر حال میں قانون شکنی سے اجتناب کو اپنا جزو ایمان سمجھتی ہے۔ (ادارہ)

قانون کی پابندی کے متعلق اسلام کا تاکیدی حکم

"جیسا کہ میں بار بار پہلے کہہ چکا ہوں۔ اسلام ہمیں قانون کی پابندی کا حکم دیتا ہے اور ہمیں کسی امر کی صداقت کا خواہ کس قدر بھی یقین ہو۔ وہ ہمیں اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہم اپنے یقین کی وجہ سے کسی کو خود ہی سزا دے دیں۔ اور اگر ہم ایسا کریں تو اسلام ہمیں مجرم ٹھہراتا ہے۔ اور قابل سزا گردانتا ہے۔ اس امر میں اسلام نے اس قدر سختی سے کام لیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سزا دینے والے کو ویسا ہی مجرم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ بلا وجہ حملہ کرنے والے کو۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شادی شدہ زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! اس صورت میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنی بیوی سے بدکاری کرتے ہوئے دیکھے اور اسے قتل کر دے۔ تو اس پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا سزا دینا اس کا کام نہیں۔ یہ عدالت کا کام ہے۔ اگر وہ ایسے اشتعال کے باوجود سزا دے گا۔ تو بھی اسے قاتل سمجھا جائے گا۔ اور وہ خود شریعت کا مجرم بن جائیگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس صریح فتوے کے بعد قیاس اور اجتہاد کی کوئی صورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی اور اگر ہم سچے مسلم ہیں۔ تو ہمیں یقیناً آپ کے ادنےٰ سے ادنےٰ ارشاد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے"۔

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء)

قانون کو کبھی نہ توڑو

"جب تک میری جان میں جان ہے میری کوشش یہی ہوگی۔ کہ سلسلہ کی روایات میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ ہم نے آج تک ظلم سہے مگر قانون کو نہ توڑا۔ اور یہی چاہتا ہوں کہ آئندہ بھی ہماری یہی روایت جاری رہے۔ کہ ہم ظلم سہیں مگر قانون کو اپنے ہاتھ سے نہ توڑیں"۔

(خطبہ جمعہ ۵ جولائی ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل مورخہ ۹ جولائی ۱۹۳۵ء)

قانون شکنی کی تلقین کرنیوالوں سے ہم کبھی تعاون نہیں کرتے

"بعض جماعتیں ایسی ہیں جو بغاوت کی تعلیم دیتی ہیں بعض قتل و غارت کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ ان معاملات میں کسی جماعت سے ہمارا اتحاد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ہماری مذہبی تعلیم کے خلاف امور ہیں۔ اور مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے۔ کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری دشمن ہو جائے۔ اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے۔ پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا۔ کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اس وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیف بھی دی جائیں۔ تب بھی یہ جائز نہیں کہ ہم اس کے خلاف چلیں"۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ اگست ۱۹۳۵ء

الفضل مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۳

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۵۷ء

معیار

ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے بھی میاں محمد صاحب کی طرح اپنے ٹریکٹ "خطاب بہ اہل ربوہ" کا دوسرا نمبر شائع کیا ہے تاکہ پیغامیوں کی دونوں پارٹیوں میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا توازن قائم رہے ڈاکٹر صاحب نے ٹریکٹ نمبر ۲ "پیغام صلح" کے ضمیمہ کے طور پر شائع کیا ہے۔ اس میں آپ نے وہی پرانی باتیں دہرائی ہیں جو پہلے ٹریکٹ میں کہی ہیں۔ جن کا جائزہ بالتفصیل لیا جا چکا ہے۔ اگر آپ خوف خدا سے کام لیتے تو خاموش رہتے لیکن جب "ضد" ٹھہری تو خوف خدا کا کیا کام۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے ٹریکٹ کا خاصہ حصہ "نبوت" کے مسئلہ پر صرف کر دیا ہے حالانکہ اس مسئلہ کے ہر پہلو پر دونوں طرف سے جو کچھ کہا جا سکتا تھا کہا جا چکا ہے۔ پھر آپ نے نبوت کے متعلق تبدیلی عقیدہ کے فرسودہ مسئلہ کو بھی نئے سرے سے دہرایا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے جیسا کہ ہم پہلے واضح کر چکے ہیں۔ پیغامی دوستوں نے یہ سوال محض اپنی مسلسل تبدیلی عقیدہ کو احمدیوں اور غیر احمدیوں کی آنکھوں سے اوجھل کرنے کے لئے اٹھا رکھا ہے۔ ہم نے الفضل میں وہ وجوہات بھی خلاصۃً بیان کی ہیں جو پیغامیوں کے مسلسل تبدیلی عقیدہ کا باعث ہوئی ہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ احمدیت کی مخالفت سے جو شروع سے ہوتی چلی آئی ہے خوفزدہ ہو گئے تھے اس سے بچنے کے لئے انہوں نے مداہنت کا ہتھیار استعمال کرنے کی کوشش کی یعنی ؎

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

یہ مرض بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھا کہ آخر خلافت سے علیحدہ ہو جانے کا باعث ہوا۔

جماعت کے اس دعوے کا ثبوت خود ڈاکٹر صاحب کے موجودہ ٹریکٹ سے واضح طور پر ملتا ہے۔[1] آپ لکھتے ہیں:۔

"۱۹۵۳ء میں اپنی عادت مستمرہ کے مطابق میاں صاحب نے پھر اپنے عقیدے میں تبدیلی کی جو عدالت عالیہ کے ریکارڈ میں موجود ہے اس کے متعلق جماعت ربوہ میں دو گروہ ہیں ایک تو وہ ہے جو کہتا ہے کہ عقائد میں یہ تبدیلی ۱۹۳۵ء میں ہو چکی تھی۔ لیکن کثیر حصہ عدالت کے بیان میں قادیانی منطق کو استعمال کر کے یہ کہتا ہے کہ میاں صاحب کے مذہب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہم میاں صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ عالم اسلام کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے بہتر ہو گا کہ وہ اپنا ۱۹۵۷ء کا مذہب اگر مگر کو چھوڑ کر واضح اور غیر مبہم الفاظ میں خود اپنے قلم سے تحریر فرما دیں۔ البتہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ بات وہ کریں جو معترض کی سمجھ میں آ جائے اور جمہور اسلام کے مسلمہ عقیدہ کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً قرآن و حدیث کی رو سے نبوت کی کوئی قسم نہیں اور ختم نبوت کا یہ تصور ہے کہ نبوت بسبب کمال دین کے اب ختم ہو چکی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نیا یا پرانا نہیں آ سکتا۔ جیسا کہ آپ نے ۱۹۱۱ء میں تشحیذ الاذہان میں رقم فرمایا ہے۔

ہم نے پوری عبارت نقل کر دی ہے تاکہ کانٹ چھانٹ کا عذر باقی نہ رہے اس عبارت کے مندرجہ ذیل الفاظ ڈاکٹر صاحب اور پیغامی بزرگوں کی ذہنیت کا پردہ چاک کر رہے ہیں۔ یعنی

"البتہ اس امر کو ملحوظ رکھیں بات وہ کریں جو جمہوریہ اسلام کے مسلمہ عقیدہ کے خلاف نہ ہو"

ان الفاظ سے واضح ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک کسی عقیدہ کی صحت کا معیار جمہور اسلام کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ مثلاً اگر جمہور اسلام کا مسلمہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آسمان سے نازل ہوں گے تو جو عقیدہ اس مسلمہ عقیدہ کے خلاف ہو گا۔ وہ عقیدہ صحیح نہیں ہو گا یا اگر جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ تو احمدیوں کو بھی اس عقیدہ کے خلاف کوئی دوسرا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

الغرض جمہور اہل اسلام کا خوف آپ کے دل پر اس قدر قابو پا چکا ہے کہ اس کے مقابلہ میں نہ تو اللہ تعالےٰ کا کلام نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اور نہ ائمہ امت کے اقوال کسی کو آپ معیار صداقت ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور بات بھی سچی ہے جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں

خدا نیڑے کہ گھسن نیڑے

یعنی اللہ تعالےٰ قریب ہے یا مُکّہ"

جب جمہور اسلام کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کو چھوڑا اس کے رسول پاکؐ کو چھوڑا تمہ دین کو چھوڑا تو حضرت مسیح موعودؑ کو چھوڑنا کون سا مشکل ہے۔ جمہور اسلام ہی جب معیار ٹھہرے تو مسیح موعودؑ کا آنا ہی لاحاصل ٹھہرا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ تو یہ ہے کہ جب دنیا سے قرآن کریم کی تعلیم اٹھ جائے گی اور جمہور اسلام میں جھگڑے پیدا ہوں گے تو وہ حکم بن کر آئے گا لیکن جب ڈاکٹر صاحب کے نزدیک جمہور اسلام ہی حکم ہیں تو پھر مسیح موعودؑ کی ضرورت ہی کیا ہے

جمہور اسلام کا خوف ہے جو اس ذہنیت کی پیدائش کا باعث ہے جس کی وجہ سے پیغامی بزرگ مسلسل تبدیلی عقیدہ کرتے چلے آئے ہیں یہی ان کے اس تبدیلی عقیدہ کی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرے سے کسی قسم کی نبوت کا کبھی دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ عام جلسوں میں مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر تک نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے غیر مسلموں کے سامنے بھی مسیح موعودؑ کا نام لینا پسند نہ کیا اور یورپ اور مغربی ممالک میں آپ کا نام لینے سے گریز کرتے رہے۔

الغرض یہی خوف ہے۔ جو ان کے نبوت اور دیگر ضمنی مسائل میں مسلسل تبدیلی کا باعث بنا۔ الغرض یہی ڈنڈا مسلسل ان کے سروں پر لٹکتا رہا ہے اور یہ جو پیغامی اس حقیقت کو چھپانے کے لئے ڈنڈے کے زور سے تبدیلی عقیدہ کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ اسی لئے ہوا تا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی پورا ہو کہ

انی مھین من اراد اھانتک

اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے اعتراف نے کہ وہ جمہور اسلام کو ہی معیار مانتے ہیں۔ یعنی جمہور اسلام کے ڈنڈے سے خوفزدہ ہیں اس الہام کی صداقت کو پھر واضح کر دیا ہے۔

بلا تبصرہ

منقول از ہفت روزہ چٹان مورخہ یکم جولائی ۱۹۵۷ء

ام الخبائث آزادی کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے جن مشہور ادیبوں اور شاعروں نے آغوش قبر کو قبول کیا ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) باری علیگ (۲) اختر شیرانی (۳) چراغ حسن حسرت (۴) سعادت حسن منٹو (۵) اظہر امرتسری (۶) مجاز لکھنوی (۷) مجید لاہوری

حسرت اور اظہر کو چھوڑ کر کہ دونوں جوانی کی عمر بتا کر ایک ہی قدم آگے گئے تھے سب مرحومین نوجوان تھے۔ معلوم ہے ان حضرات کی موت کا سبب کیا ہوا۔ شراب نوشی اور صبح و شام شراب نوشی۔ بعض کے خاکہ نویسوں نے ان کے افسانہ ہائے شراب کو بڑے فخر سے پیش کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ قلمکار طبعی موت نہیں مرے بلکہ انہوں نے خودکشی کی ہے ان کے مخلصین میں سے بہت تھوڑے تھے جنہوں نے انہیں ام الخبائث سے روکا ہو اگر گستاخی پر محمول نہ ہو تو واقعہ یہ ہے کہ ان کے احباب نے انہیں قتل کیا ہے۔ یہ فن کار قسم کا کیمپ جو

— (باقی ص ۸ پر) —

---

[1] اس میں جو بد دیانتی ڈاکٹر صاحب کرتے ہیں وہ پہلے واضح کر دی گئی ہے۔ آئندہ پھر واضح کی جائیگی۔

عید الاضحی کی قربانی کے احکام

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی میں وسعت ہو۔ تو ہر ایک شخص بھی کر سکتا ہے۔ ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتے مراد نہیں۔ بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں۔ اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں۔ تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں۔ اور اپنے خاوندوں سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں۔ تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں۔ ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے۔ اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔ اگر گھر کے سارے آدمی سات حصے ڈالیں۔ تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہوتا ہے۔ اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے آج کے دن قربانی ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی غریب لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا دستور تھا کہ غربائے امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔"

"قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی ٹوٹ نہ گئی ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گئی اور اس کا مغز سلامت ہو۔ تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج (عید الاضحی کے دن نماز کے بعد) اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے۔ کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

"قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا چاہیئے۔ کہ خود کھائیں۔ دوستوں کو دیں۔ چاہے تو سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے۔ اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔ پس چاہیئے کہ امیر غریبوں کو دیں اور غریب امیروں کو تا کہ محبت بڑھے۔"

(خطبات عیدین ۲۱۸ تا ۲۲۱)

(مرسلہ امین اللہ خان سالک از ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عقل و معرفت کا سرچشمہ دماغ نہیں بلکہ دل ہے

"فلسفی لوگ تمام مدار ادراک معقولات اور تدبر اور تفکر کا دماغ پر رکھتے ہیں۔ مگر اہل کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے۔ کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے۔ جیسا کہ میں ۳۵ سال سے اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ کہ خدا کا الہام جو معارف روحانیہ اور علوم غیبیہ کا ذخیرہ ہے۔ دل پر ہی نازل ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک ایسی آواز سے دل کا سرچشمہ علوم ہونا کھل جاتا ہے۔ کہ وہ آواز دل پر اس طور سے بشدت پڑتی ہے۔ کہ جیسے ایک ڈول زور کے ساتھ ایک ایسے کنوئیں میں پھینکا جاتا ہے۔ جو پانی سے بھرا ہوا ہے۔ تب وہ دل کا پانی جوش مار کر ایک غنچہ کی شکل میں سربستہ اوپر کو آتا ہے۔ اور دماغ کے قریب ہو کر پھول کی طرح کھل جاتا ہے۔ اور اس میں سے ایک کلام پیدا ہوتا ہے۔ وہی خدا کا کلام ہے

پس ان تجارب صحیحہ روحانیہ سے ثابت ہے کہ دماغ کو علوم اور معارف سے کچھ تعلق نہیں۔ ہاں اگر دماغ صحیح واقعہ ہو۔ اور اس میں کوئی آفت نہ ہو۔ تو وہ دل کے علوم مخفیہ سے مستفیض ہوتا ہے۔ اور دماغ چونکہ منبت اعصاب ہے۔ اس لئے وہ ایسی کل کی طرح ہے۔ جو پانی کو کنوئیں سے کھینچ سکتی ہے۔ اور دل وہ کنواں ہے۔ جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے۔ یہ وہ راز ہے۔ جو اہل حق نے مکاشفات صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے۔ جس میں میں خود صاحب تجربہ ہوں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۰)

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۶، ۷ اور ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اور جو دوست ان تاریخوں پر قادیان جانا چاہیں وہ حسب قواعد حکومت سے پاسپورٹ اور ویزا حاصل کریں

فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ہند ربوہ

جماعت دہم کے طلباء کے لئے

اعلان

جیسا کہ میں نے سکول بند ہونے پر اعلان کیا تھا کہ ربوہ میں مقیم جماعت دہم کے طلباء کے لئے موسمی تعطیلات میں باقاعدہ اساتذہ سے استفادہ کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ ربوہ کے جملہ میٹرک کے طلباء کو باقاعدگی سے اس کلاس میں حاضر ہونا چاہیئے۔ نیز اگر باہر کے طلباء بھی اس انتظام سے فائدہ اٹھا سکتے ہوں۔ تو انہیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

یہ اسلام کی خدمت ہے یا عیسائیت کی تائید؟

از مکرم بشیر احمد صاحب زاہد مولوی فاضل گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کی روشنی میں مسیح موعود کی جو علامات بیان فرمائی تھیں۔ اگر مسلمان انہیں پیش نظر رکھتے تو کبھی ان میں حیات مسیح کا عقیدہ رائج نہ ہوتا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت سے فرما دیا تھا۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ فوت ہو چکے ہیں۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۲۰) اور یہ کہ جو آدمی فوت ہو جائے وہ اس دنیا میں نہیں آسکتا (مشکوٰۃ مجتبائی ص ۸۲۹)

پھر اس سے بھی بڑھ کر ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح "امامکم منکم" کا مصداق ہوگا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۴۹) یعنی وہ مسلمانوں کا امام ہوگا۔ جو انہی میں سے برپا ہوگا۔ اور ایک اور ارشاد کی بناء پر آپ نے اس آنے والے مسیح کو مہدی قرار دیا تھا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ و ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) اس کے متعلق یہ صراحت موجود ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ کا ایک عظیم الشان فرد ہوگا۔ جو مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے مامور ہوگا (نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۶۳) نیز ایک اور موقعہ پر مسیح ناصری اور مسیح محمدی کے حلیوں کو الگ الگ بیان فرما کر اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی تھی کہ آنے والا مسیح اور مسیح ناصری ایک فرد نہیں۔ بلکہ دو الگ الگ وجود ہیں (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ و صفحہ ۲۴۲)

لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں نے ان تصریحات کے باوجود عیسائیوں کا یہ عقیدہ اپنا لیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہونگے اور ان کی اتباع میں یہاں تک بڑھ گئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف خلق طیور۔ علم غیب اور احیاء موتی وغیرہ کی صفات منسوب کر دیں۔ جس سے نہ صرف وہ جملہ انبیاء علیہم السلام سے ہی افضل قرار پاتے ہیں۔ بلکہ نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ان کو نعوذ باللہ اعلےٰ وارفع ماننا پڑتا ہے اور اس طرح ان کو خدا تعالیٰ کا شریک بنا کر عیسائیوں کو موقع دیا گیا کہ وہ اسلام پر حملہ آور ہوں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ موجودہ زمانہ میں جب عیسائیوں نے اسلام کے خلاف یلغار کی تو مسلمانوں کے یہی عقائد تھے جن کی راہ سے وہ حصار اسلام پر حملہ آور ہوئے تھے۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں جب عیسائی مشنریوں کی عالمی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ تو اس میں اسلامی ممالک میں کام کرنے والے پادریوں کو جو ہدایات دی گئی تھیں ان میں صاف مذکور تھا۔ کہ

"اسلام میں اگرچہ مسیح کا مرتبہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کم ہے۔ لیکن ہاں ہمارے ایک بہت بلند مقام دیا گیا ہے خداوند یسوع مسیح کے متعلق بہت سی ایسی صداقتوں کو جنہیں مسلمان خود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم اپنے حق میں استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور یہ امر واضح کر سکتے ہیں کہ خود ان کے اپنے (غیر شعوری) بیان کے مطابق مسیح ابن مریم ایسی صفات کا مالک تھا کہ ہم اسے ہر دوسرے نبی سے افضل مانیں۔ اس طرح ہم ان کی الوہیت کو تسلیم کرانے کا راستہ صاف کرا سکتے ہیں"۔

(The missionary maarage in Relion To non-christions P. 144-148.)

اسی طرح امریکہ کے مشہور پادری E.W. Bathman نے ایک جگہ لکھا تھا۔ کہ

"مسلمان مانتے ہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) فوت ہو گئے ہیں۔ اور وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ مسیح ابتک زندہ ہیں چاہیئے کہ ہم اس سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ لیکن بچوں کی طرح یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ دیکھو! میرا نبی تمہارے نبی سے افضل ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ واضح کریں کہ مسیح کے آسمان پر خدا کے ساتھ زندہ موجود ہونے سے روحانی طور پر کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اور اس بناء پر ہمیں کیسے روحانی وسائل میسر ہیں"

Bridge To Islam P. 288

یہ وہ ہدایات تھیں۔ جن کی بناء پر اسلامی ممالک میں کام کرنے والے پادریوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ان صفات کو بار بار پیش کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ صرف دوسرے انبیاء علیہم السلام سے ہی افضل ہیں۔ بلکہ نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اعلےٰ وارفع شان رکھتے ہیں۔ اور آج نہیں کل جب وہ آسمان سے اتریں گے۔ تو مسلمانوں کو ان پر ایمان لانا پڑے گا۔ اسلئے بہتر ہے کہ ابھی سے ان کی اس فضیلت کا اقرار کر لیا جائے۔

پادری اکبر مسیح صاحب "فضیلت عیسوی" میں لکھتے ہیں:-

"یہ جو علماء اسلام کہتے تھے۔ بالکل حق نکلا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہی ایک ہے۔ جو اعلےٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے۔ شیطان نے اس کی پیدائش کے وقت چھوا نہیں اور بجز اس کے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کی مس سے بچ نہ سکا۔ مگر ایک مسیح۔ اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور جب حضرت مسیح کی زندگی کے حیرت افزا عظیم الشان واقعات پر ایمان کی نظر سے غور و فکر کیا جاتا ہے۔ وہ گاہ سرمدی میں اپنی والدہ ماجدہ کی بے نظیر مقبولیت۔ ان کا تولد بے پدر۔ ان کے معجزات بینات ان کا صعود آسمانی۔ ان کی حیات ان کا بڑے جلال و نصرت سے ان کا نزول اور ان کا بطور حاکم عادل قیام۔ تو کچھ کوئی حیرت نہیں ہوتی"۔ (فضیلت عیسوی صفحہ ۳)

"حقائق القرآن" کا دشمن اسلام مصنف لکھتا ہے:-

"حضرت مسیح قیامت سے پہلے آکر دجال کو ماریں گے۔ تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ معلوم ہوا کہ مسیح خاتم النبیین اور افضل ہیں"۔

(بحوالہ جوابات نصاریٰ صفحہ ۱۱)

ایڈیٹر صاحب المائدہ لکھتے ہیں:-

"اگر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کسی شخص کو پیدا کرنے کی طاقت ہوتی۔ تو آخری زمانہ میں امت محمدیہ کو گمراہی سے نکالنے والا امت کا سچا مونس و غم خوار۔ حقیقی ممد و معاون "ہمارے خداوند مسیح" کو کیوں قرار دیا جاتا؟ ہمارے اور تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہو کر حکم و عدل ہو کر آئے گا اور مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی عداوت کا اصلی ثبوت دے گا۔ اور یوں اپنی طاقت بیکراں کو منوائے گا۔ جس کو اسلام کا کوئی فرد کوئی نبی و رسول حتیٰ کہ خود پیغمبر اسلام بھی نہ کر سکے"۔

(المائدہ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۸۲)

عیسائی پادریوں کا یہ پروپیگنڈا ہی تھا۔ جس کی وجہ سے ماضی قریب میں لاکھوں مسلمانوں نے اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برگشتگی اختیار کی۔

لیکن مقام تاسف ہے کہ باوجود اس کے کہ یہ حقیقت واشگاف ہو چکی ہے اور مسلمان خود یہ مانتے ہیں۔ کہ انگریزی اقتدار کے جلو میں مکار پادری جدید علم کلام کے حربوں سے اسلام کی حقانیتوں پر حملہ آور ہوتے اور مسلمانوں کو بتاتے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے عیسائیوں کو دنیا میں عروج اور غلبہ حاصل ہے۔ اور مسلمانوں کی قسمت میں نامرادی اور ناکامی ہے" (ایشیا ۹ مارچ ۱۹۵۷ء) پھر بھی مسلمانوں کی اکثریت ابھی تک اس عقیدہ کا شکار ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور وہی اس زمانہ میں آسمان سے اتر کر دنیا کی اصلاح فرمانے والے ہیں

حال میں ہی مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کا ایک مضمون بعنوان "مسیح موعود کی پہچان قرآن و حدیث کی روشنی میں" نوائے پاکستان مجریہ ۷ جون ۱۹۵۷ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت کو بزعم خود خلاف قرآن و حدیث ثابت کرنے کے لئے نیز حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان سے اتارنے کے لئے حضرت مسیح کی طرف ان صفات و خصوصیات کو منسوب کیا ہے جن کی بناء پر ان کو "ضرب عیسوی" اور "حقائق القرآن" کے اسلام دشمن مصنفوں نے الوہیت پر

مفتی صاحب کے مضمون میں سے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں تا قارئین کرام یہ اندازہ لگا سکیں کہ آپ کا یہ مضمون کس حد تک ان دشمنان اسلام کی تائید کرتا ہے

(۱) آپ "مسیح موعود کا نام اور کنیت" کی سرخی کے تحت لکھتے ہیں:۔

"آپ کا نام عیسٰےؑ ہے آپ کی کنیت عیسٰےؑ بن مریم ہے۔ آپ کا لقب مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہے۔ آپ بغیر باپ کے بقدرت خداوندی صرف ماں سے پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا عمران ہیں۔ آپ کی نانی امراءۃ عمران (حنّہ) ہیں۔ آپ کے ماموں ہارون ہیں آپ کی نانی کی یہ نذر کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بیت المقدس کے لئے وقف کر دوں گی۔ پھر حمل سے لڑکی کا پیدا ہونا۔ پھر ان کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں اس لڑکی کا نام مریم رکھنا

(نوائے پاکستان ۷ جون ۵۷ء صٰ)

(۲) "حضرت مریمؑ کے بعض حالات" کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مس شیطان سے محفوظ رہنا ان کا نشو ونما غیر معمولی طور پر ایک دن میں سال کے برابر ہونا۔ مجاورین بیت المقدس کا مریمؑ کی تربیت میں جھگڑنا اور حضرت ذکریاؑ کا کفیل بننا ان کو محراب میں ٹھہرانا اور ان کے پاس غیبی رزق آنا ذکریاؑ کا سوال اور مریمؑ کا جواب کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ فرشتوں کا ان سے کلام کرنا۔ ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا۔ ان کا حیض سے پاک ہونا۔ تمام دنیا کی موجودہ عورتوں سے افضل ہونا"

(نوائے پاکستان ۷ جون ۵۷ء)

(۳) "مسیح موعود کے بعض خصائص" یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعود کا مردوں کا بحکم خداوند زندہ کرنا۔ برص کے بیمار کو شفا دینا۔ مٹی کی چڑیوں کا بحکم الٰہی جان ڈالنا آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کو بن دیکھے بتا دینا کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسٰےؑ کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظت الٰہی کفار کے نرغہ کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھانا"

(نوائے پاکستان ۷ جون ۵۷ء)

صاف واضح ہے کہ جناب مفتی صاحب نے اپنے اس مضمون میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ان ہی مخصوص صفات و امتیازات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جن کی بناء پر حضرت عیسوی کے مصنف نے لکھا تھا کہ

"مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں"

(صفحہ ۱۷)

اور صاحب "حقائق القرآن" نے لکھا تھا کہ

"مسیح خاتم النبیین اور افضل ہیں"

(بحوالہ جوابات نصاریٰ صٰ)

اس لئے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا یہ مضمون عیسائیت نوازی کا ایک روشن ثبوت ہے۔

مناسب ہوگا کہ اس مرحلہ پر ایڈیٹر صاحب مائدہ کے ان خیالات کو بھی پیش کر دیا جائے جو انہوں نے ۱۹۳۴ء میں مکرم جناب مولوی ظفر علی خانصاحب مرحوم ایڈیٹر زمیندار کو ان کی احمدیت دشمنی پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے ظاہر کئے تھے۔ ایڈیٹر صاحب المائدہ نے لکھا تھا:

"زمیندار نے جو قادیانی تحریک کی تردید کی ہے وہ ہم مسیحیان ہند کے لئے باعث صد سرور و بہجت ہے کیونکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا کوئی ثانی نہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ مرزائے قادیان نے ہمارے خداوند کا نام اختیار کر کے مسلمانوں کے ایک حصہ کو جو جادۂ اسلام سے برگشتہ کر دیا ہے شکر اور صد شکر ہے کہ اس کی تردید کرنے والے خود مسلمانوں میں پیدا ہو گئے ہیں جن کو ایک عرصہ سے ہم مسیحیان ہند خداوند کے سایہ میں لانے کے متمنی اور ساعی ہیں"۔

"مرزاجی کا یہ بیان سراسر غلط ہے (واقعات کی روشنی میں) کہ اسلام کی تعلیم اور حضرت محمد پیغمبر اسلام کی برکت نے انہیں مسیح کا نام بخشا ہے۔ اگر اسلام میں یہ قوت اور طاقت ہوتی تو اس سے پہلے وہ کچھ اپنا کمال دکھاتا واقعی امر تو یہ ہے کہ اسلام مسیح تو کیا ان کے حواریوں جیسے اوصاف والی ہستیاں بھی پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا"۔

"اگر اسلام اور محمد رسول اللہ میں کسی شخصیت کو پیدا کرنے کی طاقت ہوتی تو آخری زمانہ میں" امت محمدیہ کو گمراہی سے نکالنے والا" امت کا سچا مونس و غمخوار "حقیقی مدد و معاون" ہمارے خداوند کو کیوں قرار دیا جاتا؟ ہمارا اور تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہو کر حکم و عدل ہو کر آئے گا اور مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی معاونت کا اصلی ثبوت دے گا اور یوں اپنی طاقت بیکراں کو منوائے گا جس کو اسلام کا کوئی فرد کوئی نبی و رسول حتیٰ کہ خود پیغمبر اسلام بھی نہ کر سکے"۔

۔۔۔۔۔۔

"مرزائیوں و قادیانیوں کی دل کھول کر تردید کرنا زمیندار اور اس کے ہمنواؤں کا نہایت اچھا کام ہے ہم زمیندار اور اس کے معاونین کی اس کام پر قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ایک ایسے دعویدار کے دعوےٰ کی تردید کرنا جو خداوند کے نام پانے کا مدعی ہو۔ بہر آئینہ خداوند کی تائید کرنا اور خداوند کے جلال کی قدر کرنا ہے۔ گو یہ قدر ہم مسیحی حضرات جیسی نہیں حالانکہ اتنے انس و وقار کا تقاضا یہی ہے کہ خداوند کے سامنے اور حقیقت کو قبول کیا جائے"۔

"مبارک ہیں ایڈیٹر زمیندار اور ان کے معاون جو میرے خداوند کے بالمقابل کسی کو نہیں دیکھ سکتے اور دھڑلے سے اس کی تردید کر رہے ہیں۔ اگر وہ تھوڑی سی اور حرکت کریں اور خداوند کے مبارک سائے میں آجائیں۔ تو دین و دنیا میں سرخروئی نصیب ہو۔ یہ بات دل سے بھلانے کے قابل نہیں کہ جو ان کے لئے آخری دنوں میں حکم عدل وغیرہ بن کر کام آنے والا ہے وہ اب بھی اس طاقت کا مالک ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس راز پر غور کریں اور دلی غور سے سوچ کر حرکت کریں تاکہ ان پر خداوند کا جلال ظاہر ہو"۔

(المائدہ دسمبر ۱۹۳۴ء صٰ تا صٰ)

کاش ہمارے مخالفین یہ سوچیں کہ وہ احمدیت کی دشمنی کی وجہ سے کس طرح عیسائیت کی تائید کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

خاکسار

(بشیر احمد زاہد عربک ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں)

جامعہ نصرت ربوہ کا الیف۔اے کا نتیجہ

امسال جامعہ نصرت ربوہ سے ۳۹ طالبات الیف اے کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ جن میں سے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۲۰ کامیاب ہوئی ہیں اس طرح ہمارے کالج کی کامیاب طالبات کی اوسط ۵۱ء۲۸ رہی جبکہ سیکنڈری بورڈ کی شرح صرف ۳۵ء۹ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات دور فرمائے تا کالج صحیح رنگ میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکے۔ کامیاب طالبات کے نام مع حاصل شدہ نمبروں کے مندرجہ ذیل ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

نام طالبات	حاصل کردہ نمبر
تسنیم طاہرہ	۳۸۶
امۃ الرشید غنی	۳۷۷
امۃ المجید	۳۷۲
امۃ الحمید	۳۵۹
امۃ القیوم	۳۵۸
امۃ المتین	۳۵۹
صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ	۳۳۴
حمیدہ تنویر	۳۳۴
اسماء اسماعیل	۳۲۷
بلقیس	۳۰۰
رشیدہ تسنیم	۲۹۸

نام طالبات	حاصل کردہ
رضیہ سلطانہ	۲۹۸
محمودہ شاہدہ	۲۸۹
عزیزہ بیگم	۲۸۷
شوکت سلطانہ	۲۸۱
رشیدۃ البشریٰ	۲۸۰
بشریٰ ناہید	۲۷۷
امۃ النصیر	۲۶۶
امیۃ اختر	۲۶۴
نسیم فردوس	۲۵۵

عید فنڈ کی اہمیت کو سمجھئے!

یہ خاکسار اخبار الفضل کے ذریعہ اور گشتی چٹھیوں کے ذریعہ مقامی جماعتوں پر عید فنڈ کی فراہمی کی ضرورت کو واضح کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس چندہ کی وصولی میں اضافہ بھی ہوتی ہے لیکن یہ اضافہ خاکسار کی توقع اور جماعت کی استطاعت سے بہت کم ہے۔ بعض دیہاتی جماعتوں نے تو ابھی اس چندہ کی وصولی شروع ہی نہیں کی۔ بعض جماعتوں کی وصولی بہت کم ہے کئی شہری جماعتیں بھی ہیں جن کی طرف سے گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر عید فنڈ وصول نہیں ہوا۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور آئندہ بقرعید پر عید فنڈ کی وصولی کے لئے خاطر خواہ انتظام کریں۔ حسب ذیل گذارشات احباب کی خصوصی توجہ کے لائق ہیں۔

اوّل۔ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب احباب کی آمدنیاں اس کے مقابلہ میں بہت بڑھ چکی ہیں۔ لیکن عید فنڈ کی اوسط وصولی آٹھ آنہ فی کس سے بھی کم ہے۔ بے شک ان دنوں بھی بعض غریب دوستوں کے لئے عید فنڈ میں ایک روپیہ بھی ادا کرنا بڑی قربانی ہے۔ لیکن بہت دوست ایسے ہیں جن کا اس خوشی کے موقع پر پانچ دس روپے اس فنڈ میں دے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ سینکڑوں دوست ہیں جنہیں اس سے بھی زیادہ ادائیگی کرنی چاہئے۔

دوم۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں قومی ترقی کا ایک عظیم الشان گر بیان فرمایا ہے فرمایا ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو۔ کذٰلک یبین اللہ لکم الایٰت لعلکم تتفکرون۔ فی الدنیا والآخرۃ ط (سورہ بقرہ ع ۲۷) اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دے تمام بچت۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ اپنے احکام تمہاری خاطر کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا تم غور و فکر سے کام لو۔ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی۔ پس مومن کو تو ہر موقعہ پر اور ہر رنگ میں لازمی اور ضروری ہے کہ اپنی ذاتی ضرورتوں پر کم از کم خرچ کرے اور اپنی آمد کا زیادہ سے زیادہ حصہ بچا کر قومی ضروریات کے لئے سلسلہ کے حوالہ کر دے۔ اس کے بغیر جماعت تیزی سے ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن خوشی کے موقعوں پر تو خاص طور بچت کرنی چاہئے۔ کسی احمدی کے لئے حقیقی عید تو اس دن ہوگی جب دنیا میں اسلام کو مکمل استحکام حاصل ہو جائے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت ہر فرد بشر کے دل پر قائم ہو جائے۔ اس سے پہلے ہماری عیدیں غیر مکمل اور عارضی ہیں۔ پس عارضی خوشی منانے پر جو ہم خرچ کرتے ہیں اگر اس سے زیادہ نہیں تو کم از کم اتنی رقم احمدی کہلانے والے کو عید فنڈ میں ادا کرنی چاہئے۔ تا ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے اور تا ہمیں جلد از جلد حقیقی عید میسر آ جائے۔

کھال قربانی

بہت سی چھوٹی جماعتوں کی طرف سے پچھلے سالوں میں مطالبہ ہوتا رہا ہے کہ انہیں کھالوں کی قیمت مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ ان کا مقامی چندہ اتنا کم ہوتا ہے کہ خط و کتابت۔ ترسیل زر اور مساجد کی ضروریات کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کے لئے تمام جماعتوں کو اجازت دیدی جائے کہ قربانی کی کھالوں کی قیمت مقامی طور پر حسب ضرورت خرچ کریں اور اگر کچھ رقم ان کی مقامی ضرورتوں سے زائد ہو تو وہ مرکز میں بھیج دیں۔ اب کھالوں کی قیمت سے کوئی رقم مقامی اخراجات کے لئے رکھنے کی خاطر نظارت بیت المال کی منظوری کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن کھالوں کی قیمت جو بھی وصول ہو اس کی آمد اور خرچ کا حساب رکھنا لازمی ہوگا جیسا کہ عام مقامی فنڈ کا حساب رکھا جاتا ہے۔ البتہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی رقم کسی جماعت کو مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ عید فنڈ کی کل رقم مرکز کو بھجوانی چاہئے۔ ناظر بیت المال ربوہ

تحریک جدید کے وعدے لکھوانے والے کارکن چندے کی وصولی بھی فرمائیں

بعض جماعتوں کے احباب یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا کام صرف وعدہ لینا ہے۔ وصولی چندہ تحریک جدید دوسرے مقامی عہدیداران کا کام ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ذیل شائع کیا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جہاں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ وہاں ساتھ ہی ان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ وصولی کی بھی پوری کوشش کریں۔ چنانچہ فرمایا:

"ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے اور پھر وصولی کے لئے پوری کوشش کرے تا دور اول سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر جائے"

پس جو شخص جو سیکرٹری مال ہو یا سیکرٹری تحریک جدید یا خدام الاحمدیہ کا ذمہ دار کارکن یا جماعت کا پریذیڈنٹ یا نہ جو جماعت میں بااثر اور بارسوخ ہے اس میں سے کسی نے وعدے لے کر مرکز میں ارسال کئے ہوں۔ جو وعدوں کی فہرست مکمل کر کے ثواب لینے والے کا ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ دوسرے عہدہ داروں کا۔ پس وعدوں کی فہرست مکمل کر کے ثواب لینے والے دوست بھی وصولی چندہ تحریک جدید کے پورے ذمہ دار ہیں اور انہیں وصولی میں پوری کوشش کرنی چاہئے۔ وکیل المال تحریک جدید

پتہ مطلوب ہے

مکرمی سردار احمد صاحب سیالکوٹی سابق سب پوسٹ ماسٹر صاحب سرائے نعمت خان ضلع ہزارہ جہاں کہیں بھی ہوں مندرجہ ذیل ایڈریس پر اپنا پتہ لکھیں۔
مسعود الرحمٰن معرفت محمد اعظم صاحب سوداگر غلہ مقابل نوبیل ایبٹ آباد کچہری کا ضلع ہزارہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام گھر والے بڑے پریشان ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری محمد لطیف تہال ضلع گجرات

(۲) بندہ قریباً عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ بیماری مہلک ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بندہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ علی محمد دوکاندار خوشاب

(۳) میری ہمشیرہ محمودہ بیگم اہلیہ ملک عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بدین سندھ سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خوراک و زراعت کی کونسل تحقیقاتی سکیموں کے پچھتر فیصد اخراجات برداشت کرے گی

زراعت و پرورش حیوانات کے متعلق تحقیقات کا سہ سالہ منصوبہ تیار کرنے کی ہدایت

لاہور ۵ جولائی۔ خوراک و زراعت کی مرکزی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ زرعی شعبے میں تحقیقاتی سکیموں کے اخراجات کا صرف پچیس فیصد صوبوں سے وصول کیا جائے اور بقیہ پچھتر فیصد رقم کونسل خود برداشت کرے۔

اس سے قبل کونسل اور صوبے ان سکیموں کا پچاس پچاس فیصد خرچ برداشت کرنے والے تھے لیکن چونکہ صوبے اپنا حصہ ادا نہ کر سکے ہیں۔ اور زرعی میدان میں تحقیقات ملکی معیشت کیلئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اس لئے کونسل نے ایک سال کے لئے تجرباتی طور پر اخراجات میں اپنا حصہ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

خوراک و زراعت کی کونسل کا اجلاس دو سے چار جولائی تک لاہور میں منعقد ہوا جس میں سات دن تحقیقاتی سکیموں پر عمل درآمد کی رفتار کا جائزہ لیا گیا۔ اور جن سکیموں پر عمل درآمد کی رفتار غیر تسلی بخش یا سست ہے۔ ان کے بارے میں ضروری تجاویز پیش کی گئیں۔

کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں زرعی تحقیقات کے علاقائی اور مرکزی ادارے قائم کرنے کے سوال پر غور کے لئے ایک سب کمیٹی قائم کی جائے۔ یہ سب کمیٹی تحقیقات کے سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کرے گی اور کام میں رابطہ پیدا کرنیوالے ادارے کے فرائض انجام دے گی تاکہ تحقیقاتی سکیموں سے بہتر نتائج حاصل ہوں اور تربیت یافتہ ذہینوں سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکے۔

کونسل نے یہ انتظام بھی کیا ہے کہ تحقیقاتی سکیموں پر عمل درآمد کی نگرانی ماہرین کے سپرد کی جائے جو کام میں نقص کا پتہ چلائیں اور اگر ضرورت پڑے تو موقعہ ہی پر اس کے ازالے کی تجاویز پیش کریں۔

چقندر پر تحقیقات

کونسل نے یہ تجویز بھی منظور کر لی کہ گڑ اور شکر بنانے کے لئے چقندر پر تحقیقاتی کام شروع کیا جائے۔ تاکہ ملک میں چینی کی پیداوار بڑھائی جا سکے اس کے علاوہ کونسل نے گنے پر تحقیقاتی کام کی رفتار تیز کرنے کی بھی سفارش کی ہے۔

تین سالہ منصوبہ

کونسل نے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ زراعت، پرورش حیوانات اور دوسرے متعلقہ شعبوں میں تحقیقات کے لئے ایک سہ سالہ منصوبہ تیار کیا جائے تاکہ ملک کی زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے تحقیقاتی کام ہم آہنگی اور تسلسل کے ساتھ جاری رہ سکے۔

آئین کے تحت صوبہ کی عبوری اسمبلی توڑنے کا اختیار

لاہور ۵ جولائی۔ حکومت پاکستان نے حال ہی میں ایک درخواست کے ذریعہ سپریم کورٹ سے یہ دریافت کیا تھا کہ آیا صوبائی گورنر کو آئین کی دفعہ الف ۲۲۵ کے تحت کسی عبوری اسمبلی کو توڑنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ سپریم کورٹ ۱۵ جولائی کو مری کے ٹاؤن ہال میں اس درخواست کی سماعت کرے گی۔

یاد رہے مغربی پاکستان کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب نے گذشتہ مارچ میں صوبائی گورنر کو مشورہ دیا تھا کہ وہ صوبائی اسمبلی توڑ دیں۔ لیکن اسمبلی توڑنے کے اختیار پر اختلاف کے باعث گورنر نے یہ معاملہ صدر کے سامنے پیش کیا اور صدر مملکت نے گورنر کے مشورہ پر سپریم کورٹ سے رائے طلب کی تھی۔ اب سپریم کورٹ ۱۵ جولائی کو اس معاملہ پر غور شروع کرے گی۔

پاکستان کے چیف جسٹس محمد منیر پہلے ہی مری میں ہیں عدالت عالیہ کے دوسرے جج ۱۲ جولائی تک مری پہنچ جائیں گے۔ سپریم کورٹ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر دونوں ایوان اور حزب مخالف کے قائدین کو نوٹس جاری کر چکی ہے سابق وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی مسٹر منظور قادر مسٹر فیاض علی اور مسٹر محمد صدیق صدر کی نمائندگی کریں گے سردار عبد الرب نشتر چوہدری نذیر احمد خان مسٹر منتظر عالم مسٹر ڈنگول اور مسٹر علی احمد فیض اپوزیشن کے لیڈروں کی نمائندگی کریں گے۔ توقع ہے کہ دونوں صوبوں کے ایڈووکیٹ جنرل اپنی اپنی صوبائی اسمبلیوں کی نمائندگی کریں گے۔

پی آئی اے کے تباہ شدہ طیارے کا ڈھانچہ مل گیا

تمام مسافر اور عملے کے ارکان ہلاک ہو گئے؟ کوئی لاش نہیں ملی

کراچی ۵ جولائی پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز کے ہیڈ کوارٹر نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے کہ نواکھالی سے چودہ میل مغرب میں جزیرہ چارلاکھی کے ایک سنسان ٹاپو پر لاپتہ ڈکوٹا طیارے کا ڈھانچہ مل گیا ہے۔ اس طیارے میں عملے کے چار ارکان اور بیس مسافر سوار تھے ابھی تک کوئی لاش نہیں ملی۔

طیارے کا ڈھانچہ سب سے پہلے ایک ہوا باز کیپٹن سراج علی نے دیکھا۔ وہ ڈھاکہ سے چاٹگام کی سمت پرواز کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ طیارہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے اور اس کا صرف ایک بازو نظر آ رہا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی شہری ہوا بازی کے ڈائرکٹر ایئر ٹرانسپورٹ مسٹر کرنجیا اور چیف انسپکٹر آف ایئر کرافٹ مسٹر اعجاز علی فوراً ایک ہیلی کوپٹر کے ذریعے جزیرہ چارلاکھی پہنچے۔ اور انہوں نے طیارے کے ڈھانچے تک پہنچنے کے لئے ایک امدادی دستے کا انتظام کیا۔

ری پبلکن لیڈر نتھیا گلی روانہ ہو گئے

لاہور ۵ جولائی مغربی پاکستان کے معطل وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب اپنے بعض رفقاء کے ہمراہ کل علی الصبح بذریعہ کار نتھیا گلی روانہ ہو گئے آپ وہاں صدر مملکت کے روبرو اپنی پارٹی پوزیشن کی وضاحت کر کے مطالبہ کریں گے کہ صوبہ میں ری پبلکن وزارت بحال کر دی جائے

ڈاکٹر خانصاحب اور ری پبلکن اسمبلی پارٹی کے دوسرے ارکان کی روانگی کے بعد صوبائی دارالحکومت میں سیاسی سرگرمیاں یکایک ختم ہو گئی ہیں۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ دو چار روز میں فیصلہ ہو گا کہ ری پبلکن وزارت بحال ہونی چاہیئے یا نہیں

ڈیڑھ لاکھ ٹن گندم خرید لی گئی

لاہور ۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ گندم کی سرکاری خریداری کا کام تسلی بخش طریقے پر جاری ہے اور موسم کی خرابی کے باعث کٹائی میں تاخیر کے باوجود صوبائی محکمہ خوراک نے اب تک ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گندم جمع کر لی ہے

مزید معلوم ہوا ہے کہ صوبے کی مختلف منڈیوں میں حکومت ہر روز کم و بیش ایک لاکھ من گندم خریدتی ہے۔ اس لحاظ سے ملتان سب سے آگے ہے جہاں سے ۳۳ ہزار ٹن گندم خریدی جا چکی ہے۔ منٹگمری کا نمبر اس کے بعد آتا ہے جہاں سے بیس ہزار ٹن گندم جمع ہوئی ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سال سرکاری خریداری کی مہم پچھلے سال کے مقابلے میں تین ہفتے بعد شروع ہوئی

کوئٹہ کے سکول کالج بند کر دیئے گئے

کوئٹہ ۵ جولائی ڈپٹی کمشنر کوئٹہ نے انفلوئنزا کی روک تھام کے سلسلے میں آج جمعہ سے کوئٹہ کے تمام سکولوں اور کالجوں کو تاحکم ثانی بند رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس حکم کا اطلاق امین الدین میڈیکل سکول پر نہیں ہو گا۔ سینماؤں اور ریسٹورانوں کو بھی اپنی نشستوں کی تعداد میں ایک تہائی کمی کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بند سے بنائی ہوئی کھانے کی تمام اشیاء اور شربت کی فروخت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

پاکستانی بحریہ کیلئے نیا جہاز

کراچی ۵ جولائی۔ برطانوی بحریہ کا ایک کروزر "ڈایاڈم" آج بروز ہفتہ پورٹسماؤتھ کی بندرگاہ میں پاکستانی بحریہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لندن میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ اپنی حکومت کی جانب سے یہ جہاز وصول کریں گے جس کے بعد پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل چودھری کی بیگم رفیعہ چودھری اس جہاز کا نیا نام "بابر" رکھنے کی رسم ادا کریں گی "بابر" کیپٹن ایس ایم احسن کے زیر کمان ہو گا۔ سال رواں کے آخر تک پاکستان برطانیہ سے مزید دو تباہ کن جہاز حاصل کرے گا۔

گمشدہ طلائی انگشتری

خاکسار کو غلہ منڈی کے قریبی میدان سے ایک طلائی انگشتری ملی ہے۔ لہٰذا جس کسی صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔ خاکسار منصور احمد شفاخانہ ہومیوپیتھک غلہ منڈی ربوہ

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے لاہور	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ:- لاہور و سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ڈویژن

— ٹنڈر نوٹس —

(I) مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان کنٹونمنٹ کو شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۷ء کو بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرضمانت	کام کی تکمیل کا عرصہ
۱۔ ہرپالوالہ پر عارضی قیام کی جگہ کو باقاعدہ "ڈی" کلاس اسٹیشن میں تبدیل کرنیکا کام	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	چار ماہ
۲۔ منٹگمری کے ریسٹ ہاؤس میں افسران اور ماتحت عملہ کے لئے ایک نئے کمرے کی تعمیر	۱۴۰۰۰/-	۳۰۰/-	تین ماہ
۳۔ شورکوٹ کی ریلوے کالونی میں باقاعدہ نالیوں کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۴۔ جھنگ صدر میں افسران اور ماتحت عملہ کے مشترکہ ریسٹ ہاؤس کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۵۔ خانیوال میں اسٹیشن کی عمارت میں تبدیلی اور ایزادی کا کام	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۶۔ خانیوال میں اناج کے ذخیرے کے تین گوداموں کی کلاس IV کے سٹاف کوارٹروں میں تبدیلی	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۷۔ منٹگمری میں STEs Running Room میں تبدیلی اور ایزادی	۱۲۰۰۰/-	۲۵۰/-	دو ماہ
۸۔ سمہ سٹہ، مبارک پور اور ڈیرہ نواب صاحب میں گنبدوں والی چھت کو ادھیڑ کر چپٹی چھت کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۹۔ غنی گوٹھ میں سٹیشن کی کچی عمارت کی بجائے پکی عمارت کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۱۰۔ خانپور میں رونچی سطح پر Train Despatcher Office کی تعمیر	۱۲۰۰۰/-	۳۰۰/-	دو ماہ
۱۱۔ دوہرکی میں مسافر پلیٹ فارم میں توسیع	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	دو ماہ
۱۲۔ گھوٹکی میں " " "	۲۲۰۰۰/-	۴۰۰/-	دو ماہ
۱۳۔ پانوعاقل میں " "	۲۲۰۰۰/-	۴۰۰/-	دو ماہ
۱۴۔ خانپور میں اسٹیشن کی عمارت میں تبدیلیاں اور ایزادی	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۱۵۔ بہاول نگر کی ریلوے کالونی میں نالیوں وغیرہ کی حالت کو بہتر بنانے کا کام	۲۱۰۰۰/-	۴۰۰/-	چار ماہ
۱۶۔ پاکپتن میں Running Room میں تبدیلیاں اور ایزادیاں	۱۲۰۰۰/-	۳۰۰/-	دو ماہ
۱۷۔ ملتان میں سیمنٹ کے ذخیرے کے نئے گودام کی تعمیر	۱۶۰۰۰/-	۴۰۰/-	تین ماہ
۱۸۔ ملتان میں زائد سٹاف کے لئے ڈویژنل آفس کی عمارت میں توسیع	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۱۹۔ ملتان چھاؤنی میں یارڈ اور ریلوے کالونی میں پانی کے نکاس کیلئے نالیوں کے سسٹم کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ
۲۰۔ شاہ عالم میں سامان کے پلیٹ فارم کی تعمیر	۱۶۰۰۰/-	۴۰۰/-	دو ماہ
۲۱۔ پنج گرائیں کے مقام پر "ڈی" کلاس اسٹیشن کی "بی" کلاس اسٹیشن میں تبدیلی (عمارتی حصہ)	۴۳۲۹۲/-	۱۰۰۰/-	چار ماہ
۲۲۔ مائی بہے کے مقام پر "ڈی" کلاس اسٹیشن کی "بی" کلاس اسٹیشن میں تبدیلی	۲۴۰۰۰/-	۵۰۰/-	چار ماہ

۲ ر ح

(II) ٹنڈر لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ جو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۱۵ جولائی ۱۹۵۷ء کو گیارہ بجے قبل دوپہر تک منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے چار روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(III) تفصیلی ٹنڈر نوٹس مع شرائط و دیگر کوائف درخواست پیش کرنے پر دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(IV) غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کو ٹنڈر کے ساتھ اپنے مالی استحکام اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹس بھی داخل کرنے چاہئیں ورنہ ان کے ٹنڈر ردی پر غور نہیں کیا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان

تخفیف اسلحہ کے محدود سمجھوتے کی حمایت

کینیڈا میں کامن ویلتھ کے وزرائے خزانہ کا اجلاس بلانیکا فیصلہ

لندن ۷ جولائی۔ کل دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ختم ہوگئی یہ کانفرنس ۲۷ جون کو شروع ہوئی۔ کانفرنس ختم ہونے پر ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ تخفیف اسلحہ کا ایک محدود سمجھوتہ بھی ایسے حالات پیدا کرنے میں مدد دے سکتا ہے جن میں تخفیف اسلحہ کی کوئی جامع سکیم تیار کی جا سکے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ تخفیف اسلحہ کا محدود سمجھوتہ دنیا بھر میں شکوک اور کشیدگیاں کم کرنے کا موجب ہوگا۔

اعلان کے مطابق وزرائے اعظم نے اگلے سال لندن میں ممبر ملکوں کے ایٹمی سائنسدانوں کا ایک غیر رسمی اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ایٹمی طاقت کے پُر امن استعمال کے لئے باہمی تعاون پر غور کیا جا سکے۔

کینیڈا کے وزیر اعظم نے دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور عالمی بینک کے اجلاس کے بعد اس سال کے اواخر تک اوٹاوہ میں مدعو کیا ہے۔

اوٹاوہ کی اس کانفرنس میں ممبر ملکوں میں اقتصادی تعاون کے متعلق مزید گفتگو ہوگی۔

اعلان کے مطابق مشرق وسطیٰ کے بارے میں کامن ویلتھ کے نمائندوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ اس خطہ میں اقتصادی اور سماجی ترقی کی بنیاد پر ہی مستقل استحکام قائم ہو سکتا ہے تاہم درمیانی عرصہ میں یہاں اس کشیدگی کو کم کرنے کی کوششیں ضروری ہیں۔ جو عرب مہاجرین کی حالت زار اور سویز کے حل طلب مسائل کی وجہ سے پائی جاتی ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، بھارت، پاکستان، لنکا، گھانا اور روڈیشیا نیاسا لینڈ کی فیڈریشن کے نمائندوں نے آزاد تجارت اور ادائیگیوں کے سلسلہ میں رفتار ترقی کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے یورپ میں انڈسٹریل فری ٹریڈ ایریا قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا تاکہ معاہدہ روم کے تحت قائم ہونے والے یورپی اقتصادی تنظیم کے اغراض و مقاصد کو تقویت پہنچ سکے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ہمارے ملک میں پیدا ہوئی ہے اس نے شراب نوشی کو بھی فن ہی سمجھا ہے اور اگر موت کے بعد ان کی شراب نوشی کا کوئی المیہ مذکور ہوتا ہے تو ارشاد ہوتا ہے۔ عیب جوئی سے فائدہ؟ جو چیز موت کے بعد عیب ہے۔ وہ زندگی میں کیوں نہیں؟

افسوس کتنے انمول موتی اسی ام الخبائث کے ہاتھوں فنا ہو گئے جن دوستوں کا اوپر ذکر کیا۔ ان میں سے بیشتر اردو کی متاع تھے۔ لیکن اس متاع کو زندگی میں بچانے کے لئے کوئی کچھ نہیں کرتا۔ جب انتقال ہو جاتا ہے تو تعزیت در حکومت کو گالی دیتے یا سرکار سے وظیفہ کی اپیل کرتے ہیں ۔ لیکن یہ کوئی سوچتا نہیں کہ ام الخبائث نے کتنے جواہر مٹی کی گود میں سلا دئیے ہیں۔ کیا پلیگ انفلوئنزا اور ہیضہ اس سے خطرناک مرض ہیں۔